مہکتا مدینہ

مہکتا مدینہ

(نعتیہ مجموعہ)

عبدالمجید چٹھہ

نستعلیق مطبوعات

F-3 الفیروز سنٹر غزنی سٹریٹ، اردو بازار، لاہور
0300-4489310 / 042-7351963
E-mail: nastalique@gmail.com

نٓ وَالْقَلَمِ وَمَا يَسْطُرُوْنَ ۝

القران

جملہ حقوق بحق شاعر محفوظ ہیں

نام کتاب	مہکتا مدینہ
شاعر	عبدالمجید چٹھہ
سرورق	احسن
اشاعت	یکم جنوری 2015
کمپوزنگ	التمش مبین
مطبع	حاجی حنیف پرنٹرز، لاہور
قیمت	300 روپے

نستعلیق مطبوعات

F-3 الفیروز سنٹر غزنی سٹریٹ، اردو بازار، لاہور
0300-4489310 / 042-7351963
E-mail: nastalique@gmail.com

انتساب

میرے آنگن میں رُک گئی ہے خزاں
ہو گئے جانے کتنے پھول شہید

پشاور سانحہ میں شہید ہونے والے

شگفتہ پھولوں

کے نام

فہرست

''مہکتا مدینہ'' — حسین مجروح — ۱۱
حمد — ۱۳
کیسے کٹتے ہیں یہ دن رات مدینے والے — ۱۵
خاکِ طیبہ کو نہ گر سر پہ سجایا ہوتا — ۱۶
محبت آپؐ کی دل میں سوا ہو یارسولؐ اللہ — ۱۸
درِ حبیبؐ پہ جو بھی نصیب رکھتے ہیں — ۲۰
طلوع ہو جو سحر شہرِ مصطفائی میں — ۲۱
ملے کچھ میرے دل کو بھی اماں اب یارسولؐ اللہ — ۲۲
خاکِ طیبہ کے ہیں سُرمے سے نکھرتی آنکھیں — ۲۴
میں بے بسی کے شہر میں رہتا ہوں یا نبیؐ — ۲۶
قید تھی ذلت و رُسوائی میں ساری دُنیا — ۲۸
نعت ہی میرا سہارا ہے حوالہ میرا — ۳۰
مجھ خطا کار کو جو در پہ بلایا ہوتا — ۳۲
رب نے ایسا سنوارا مدینہ — ۳۴
یا نبیؐ اپنے مدینے میں بلا لیں ہم کو — ۳۵
جب سے آنکھوں نے مدینے سے ضیا پائی ہے — ۳۷
بہار لائی ہے رنگ خدا مدینے سے — ۳۸

ہم رہیں پاک مدینے میں دعا کرتے ہیں — ۴۰
میں اگر دائی حلیمہؓ کا ملازم ہوتا — ۴۱
مدینے لے چلو ہم کو گزرتی شام سے پہلے — ۴۳
سبز گنبد کے میں انوار میں کھو جاتا ہوں — ۴۵
جھروکا دل کا کھولا تو صدا آئی مدینے کی — ۴۷
مدینے کی جو بستی ہے وہ جنت سے بھی پیاری ہے — ۵۱
مہکتا مدینہ میرے جسم و جاں کو — ۵۳
آقا در پہ بلائیں حزیں کو زندگی کا بھروسہ نہیں ہے — ۵۶
دل حبِ مدینہ میں نہاں ایسا ہوا ہے — ۵۷
اے کوچۂ جاناں تیرے سنگریزے ہیں پیارے — ۵۹
اے مدینے میں رہتی بہار و ساری دُنیا کی چاہت تمھی ہو — ۶۱
مدینے کو اے جانے والے مسافر، مدینے میں جا کر میرا غم سنانا — ۶۳
تمنا ہے میں بن کے خاک طیبہ میں بکھر جاؤں — ۶۴
میرے آقا طیبہ چلے آئیں گے جب — ۶۶
آنکھوں نے اپنے صحن میں طیبہ سجا لیا — ۶۸
چلو ہم غم سنانے کے لیے طیبہ کو جاتے ہیں — ۷۰
یہ صرف محمد ﷺ کی غلامی کا اثر ہے — ۷۲
خیالِ مصطفیؐ میں دل کی بازی ہم نے ہاری ہے — ۷۴
زمانے سارے نے ہر تہمت آزمائی ہے — ۷۶
ہے بہاراں چلو مدینے کو — ۷۸
میرے ہیں راہبرؐ مدینے میں — ۸۰
میدانِ حشر میں بھی جب آئیں گے ہم کبھی — ۸۲

✧ طیبہ کی پیاری گلیوں میں ۸۴

✧ بس پیکرِ جمال کا چہرہ ہی چاہیے ۸۶

✧ پوچھو یہ میرے دل سے حبِ رسول کیا ہے ۸۷

✧ عجب سا نور دیکھا ہے مدینے کی فضاؤں میں ۸۹

✧ بفضلِ خدا تا قیامت رہے گا ۹۱

✧ دل تو پہنچا میرا مدینے میں ۹۳

✧ جب مصیبت آزمانے آگئی ۹۵

✧ ایسا نبی ﷺ کے عشق نے دل کو بنا دیا ۹۷

✧ میں عشق محمد ﷺ کی لگا بیٹھا ہوں مہندی ۹۹

✧ کہتے ہیں مرے اشک مدینے میں بسا لو ۱۰۱

✧ کرلوں اگر میں خواب میں دیدار مصطفی ﷺ ۱۰۳

✧ کہیں یہ ساتھ نہ چھوٹے خدارا یا رسول اللہ ﷺ ۱۰۵

✧ دیکھو سبھی رسولوں کے سلطان آگئے ۱۰۷

✧ کرنیں نبیؐ کے نور کی پہنچی ہیں جس جہاں ۱۰۹

✧ سلامت ہے مدینہ تو سلامت ہے جہاں سارا ۱۱۱

✧ یا حبیبؐ خدا آقا خیر الورا ۱۱۳

✧ عشق نبی ﷺ نے دل مرا طیبہ بنا دیا ۱۱۵

✧ مدینے پاک کا دشمن سدا برباد ہوتا ہے ۱۱۷

✧ کیسے کیسے گناہ چھپاؤں گا ۱۱۹

✧ نہ کوئی دنیا میں در ہے ایسا ۱۲۱

✧ سکون ذکر محمد ﷺ سے دل کو آتا ہے ۱۲۳

✧ آہ و زاری ہے رونا دھونا ہے ۱۲۵

✧ دل ذکرِ محمد ﷺ سے مرا شاد ہوا ہے ۱۲۷

✧ بھنور میں ہے کشتی رکی یا محمدؐ ۱۲۹

✧ تمنا ہے میں بن کے خاک طیبہ میں بکھر جاؤں ۱۳۱

✧ میرے آقا کے سوا اور حسیں کوئی نہیں ۱۳۳

✧ بس مودت کے سوا اور دعا مانگی نہیں ۱۳۵

✧ جاوداں زندگی مسکراتی رہو ۱۳۷

✧ سیرت میرے کملیؐ والے کی ۱۳۹

✧ اپنی رحمت سے بھی محروم مجھے نہ کرنا ۱۴۱

✧ شہسواروں کی بات کرتے ہیں ۱۴۳

✧ ہوں مشکل میں نہیں ہوتا گزارا ۱۴۵

✧ درِ رسولؐ سے فیض تمام لیتا ہوں ۱۴۷

✧ کاٹی ہے زندگی تو تیری رحمتوں کے سائے ۱۴۸

✧ غم کے آنسو مجھے رُلاتی ہے ۱۴۹

✧ طیبہ میں جا کے میں نے دیا اک جلا دیا ۱۵۱

✧ تارے فلک پہ اور زمیں پر غریب مَیں ۱۵۲

✧ میں تو مصطفیؐ کا غلام ہوں میری زندگی ہی کی بات ہے ۱۵۳

✧ خوش ہوں نبیؐ کی آل کی اُلفت میں زندہ ہوں ۱۵۴

✧ لاریب محمد ﷺ کی غلامی کا اثر ہے ۱۵۵

✧ جی لوں اگر نصیب میں حبِ رسولؐ ہے ۱۵۶

✧ سلام ۱۵۷

”مہکتا مدینہ“

نعت گوئی کا معاملہ ارادے کی نسبت توفیق اور عطا سے زیادہ قریب ہے۔ جس ذاتِ اقدس ﷺ کی مدحت، خالق کائنات خود اختیار کرے اس کی نعت گزاری مخلوق کا اعزاز کیوں نہ ٹھہرے۔ یہی بہت ہے کہ بارگاہِ رسالت مآب میں گل ہائے عقیدت نچھاور کرنے کی سعادت محض مسلمان شعراء کو ہی تخصیص نہیں رہی بلکہ ہندو، سکھ، عیسائی غرضیکہ ہر مذہب اور عقیدے سے وابستہ، ان گنت اہل سخن نے مختلف زمانوں اور تہذیبوں کی جھولی کو مدحتِ رحمۃ اللعالمینؐ سے ثروت مند کیا ہے۔

جدید اُردو نعت محض عقیدت کے اظہار اور ختمی مرتبت ﷺ کی شخصیت مبارکہ کے محبت آمیز بیان پر اکتفا نہیں کرتی بلکہ نعت کے وسیلے سے حیات، کائنات اور وقت کی تکوین میں آقائے نامدار ﷺ کی سیرت اور پیغام کی ہمہ گیریت کا احاطہ کرنے کی سرفرازی سے بھی مشکبو دکھائی دیتی ہے۔ جدید نعت گو شعراء میں برادرم عبدالمجید چٹھہ، غایت درجہ خوش بختی کے حامل ہیں کہ اپنے نطق واحساس کو رسولِ اکرم ﷺ کی نعت مبارکہ کے لیے وقف کر چکے اور اپنے ساتویں نعتیہ مجموعے ”مہکتا مدینہ“ کی اشاعت کے ساتھ اپنی مغفرت اور اپنے قارئین کو دل گداز انہ سعادت آفرینی کا ساتواں در کھولنے کا سامان کر رہے ہیں۔

عبدالمجید چٹھہ کی نعت، سادگی اور خلوص کی لوبان سے مہکتی اور ایمان کی حرارت سے

دلوں کو گرماتی ہے۔ ان کے ہاں غیر ضروری علمیت کا شکوہ ہے نہ لہجے کا ظاہری بانکپن۔ بس عاجزی کا کشکول ہے اور سپردگی کی مالا جنھیں لرزیدہ ہاتھوں میں لیے وہ سرخمیدہ، شہر نبی ﷺ میں جاتے ہیں اور نعت کی سوغات لیے واپس آتے ہیں۔ اللہ کرے ان کی یہ سرشاری تادیر قائم رہے اور اسی لا سے ہمیں اُن سے نعت کے وہ توشے تعویذ کرنے کی توفیق مزید ارزانی ہو جن کے آغاز و اختتام پر ایک ہی موتی دمکتا ہے یعنی محبت اور بے پایاں محبت۔

وما توفیق الا باللہ

حسین مجروح

حمد

خوش ہوں تیری رضا پہ مَیں ہر حال میں خدا
شکوہ کرے زباں میری خفیہ نہ برملا

جو منزلِ نصیب میں تُو نے رکھے ثمر
دستِ جفا و ظلم سے ہر حال میں بچا

مقصود آزمائش فکر و ہنر تجھے
پھر کیسے تیری رحمتِ حق سے ہوں مَیں جدا

فکرِ معاش و منزلت مقصود کب مجھے
تو مالکِ عظیم ہے جو چاہے کر عطا

اس پر میرا یقین ہے اس پہ ایمان ہے
حق مَیں تیری عطاؤں کا کیسے کروں ادا

مقصودِ کائنات کی نسبت سے جو مجیدؔ
کٹتی رہے تو زندگی ہے زندگی سوا

ﷺ

کیسے کٹتے ہیں یہ دن رات مدینے والے
آپؐ پوچھیں تو بنے بات مدینے والے

اپنے اعمال کی شبنم کو ترستے دیکھا
اس پہ رحمت کی ہو برسات مدینے والے

مَیں جو خادم ہوں تو اولادِ ابی طالبؓ کا
یہ ہے اوقات میری ذات مدینے والے

ذکرِ احمد ﷺ سے دھڑکتا ہی رہے جس کا دل
اُس کو ہو کیسے بھلا مات مدینے والے

تو طلب گارِ مدینہ ہے تو پھر سن لے مجیدؔ
حشر میں ہوں گے ترے ساتھ مدینے والے

ﷺ

خاکِ طیبہ کو نہ گر سر پہ سجایا ہوتا
غیر کے سامنے پھر سر یہ جھکایا ہوتا

اب تو رہتی ہے نظر شام و سحر طیبہ میں
مجھ کو بھی خاکِ مدینہ سے بنایا ہوتا

عرش والے بھی تڑپتے ہیں مدینے کے لیے
قابَ قوسین پہ یہ شہر بسایا ہوتا

ہم سمجھتے ہیں کہ جنت بھی حقیقت ہے مگر
اپنا مرقد جو مدینے میں اُٹھایا ہوتا

میں اگر آپؐ کے قدموں میں نہ گرتا آ کر
دہر نے مجھ کو تو اکثر ہی گرایا ہوتا

دل مہکتا ہے مرا نام مدینہ سے مجیدؔ
کاش وہ نور بھی اس دل میں سمایا ہوتا

ﷺ

محبت آپؐ کی دل میں سوا ہو یا رسولؐ اللہ
کرم کی بھیک مانگی ہے عطا ہو یا رسولؐ اللہ

تمنا ہے لگاؤں سینے سے میں روضے کی جالی
نہ پھر یہ اپنے سینے سے جدا ہو یارسولؐ اللہ

محبت کے دریچے آپؐ نے تو سب پہ کھولے ہیں
مرے گھر پر بھی رحمت کی گھٹا ہو یارسولؐ اللہ

بروزِ حشر جب اعمال نامے مل رہے ہوں گے
نہ کچھ آقاؐ کی اُلفت کے سوا ہو یارسولؐ اللہ

مدینہ دیکھ لوں تو میرا دل بھی شاد ہو جائے
نہ آنکھوں سے تجلّی یہ خفا ہو یارسولؐ اللہ

مجیدؔ اب دیکھتا ہے میرے آقاؐ آپؐ کی جانب
کیا ہے جو کرم مجھ پہ سدا ہو یارسولؐ اللہ

ﷺ

درِ حبیبؐ پہ جو بھی نصیب رکھتے ہیں
اُنہیں حضورؐ بھی دل کے قریب رکھتے ہیں

کرم کی بارشیں مہمیز کرتی ہیں دل کو
ہوائے طیبہ کو دل حبیب رکھتے ہیں

انیسِ زندگی ہے نام میرے آقاؐ کا
دل و نگاہ میں اس کو لبیب رکھتے ہیں

زہے نصیب ہیں اولادِ مصطفیٰؐ کے غلام
اسی اثاثے کو ہم تو قریب رکھتے ہیں

حضورؐ آپؐ نے فرمایا ان سے پیار کرو
ہم ایسے لوگ ہیں ایسا نصیب رکھتے ہیں

ﷺ

طلوع ہو جو سحر شہر مصطفائی میں
تو ڈھونڈ لوں گا بقا میں تری خدائی میں

مدینے والے کریں جو اسیر طیبہ میں
سکون مجھ کو ملے گا نہ پھر رہائی میں

اس آفتابِ رسالت کی روشنی نے میری
مہیب راتوں کو بدلا ہے روشنائی میں

میں اہلِ بیتِ مقدس کی شان کیسے لکھوں
نہیں ہے عقل و خرد کچھ میری رسائی میں

میں اپنا نامۂ اعمال جانتا ہوں مجیدؔ
ہیں چند نعت کے گوہر مری کمائی میں

ﷺ

ملے کچھ میرے دل کو بھی اماں اب یارسولؐ اللہ
پڑا ہوں آپ کے در پہ فغاں اب یارسولؐ اللہ

رُخِ تاباں کی کر لے دید میری چشم تر آقاؐ
مدینے آنے کا کیا ہے سماں اب یارسولؐ اللہ

فلک پر چاند اُبھرے میری قسمت کا مرے مولاؐ
بہت تاریک ہے میرا جہاں اب یارسولؐ اللہ

نظر ہو آپؐ کی آقاؐ تو بگڑی میری بن جائے
کروں میں حالِ دل کیسے بیاں اب یارسولؐ اللہ

لحد میں اور روزِ حشر میں بھی لاج رکھ لینا
حیات اپنی رہے یہ ضوفشاں اب یارسولؐ اللہ

نبیؐ اطہر کی آمد سے بہاراں ہی بہاراں ہے
ہوا ہے نُور سے روشن سماں اب یارسولؐ اللہ

ﷺ

خاکِ طیبہ کے ہیں سُرمے سے نکھرتی آنکھیں
نُور احمد ﷺ سے تو دیکھی ہیں سنورتی آنکھیں

چوم لیتی ہیں در و بام محمد ﷺ ہر بار
رشک کرتی ہیں مقدر پہ تو ایسی آنکھیں

دیکھنا چاہیں مدینے میں کفِ پائے رسولؐ
کتنی معصوم تمنا کی ہیں عادی آنکھیں

جابجا کوچۂ جاناں میں ٹھہر جاتی ہیں
رُخِ اقدس کی تو لگتی ہیں یہ پیاسی آنکھیں

دُور افلاک پہ جائیں تو پلٹ آتی ہیں
پھر مدینے میں نظر آئیں بکھرتی آنکھیں

کس قدر پیار سے رُخصت یہ ہوئی ہوں گی مجیدؔ
یہ درخشندہ سی جالی سے لپٹتی آنکھیں

ﷺ

میں بے بسی کے شہر میں رہتا ہوں یا نبیؐ
آہ و فغاں کے بحر میں بہتا ہوں یا نبیؐ

خاموش ہے زباں مری خاں بار ہے نظر
آہوں کی میں زبان سے کہتا ہوں یا نبیؐ

آنکھوں سے خشک ہو گیا پانی اُمید کا
دردِ جدائی سینے پہ سہتا ہوں یا نبیؐ

راہِ مدینہ پاک پہ نظریں بچھائی ہیں
ہو دستگیری آپؐ کی روتا ہوں یا نبیؐ

اب تو حضورؐ آپؐ کا دیدار چاہیے
مَیں آتشِ فراق میں جلتا ہوں یا نبیؐ

ہوتا مجیدؔ آپؐ کے ادنیٰ غلاموں میں
بس ایسے ہی خیالوں میں رہتا ہوں یا نبیؐ

صلی اللہ علیہ وسلم

قید تھی ذلت و رُسوائی میں ساری دُنیا
دشتِ ظلمت میں پھری ماری یہ ماری دُنیا

آرزو تھی کہ ملے ہم کو بھی غم خوار نبیؐ
چرخِ حسرت سے پھر آقاؐ نے اُتاری دُنیا

آپؐ کی رحمت عالی نے بچایا ہم کو
اس قدر آپؐ کے قدموں میں پکاری دنیا

اپنے محبوبؐ کے میلاد کی خاطر لوگو!
کتنے ادوار سے رب نے ہے گزاری دُنیا

ہم کریں ذکر مدینے کا تو ملتا ہے سکون
اب تلک زندہ ہے بس اس سے بچاری دُنیا

اپنی تقدیر کو نسبت ہے مدینے سے مجیدؔ
اس کے ہی نور سے روشن ہے یہ ساری دنیا

ﷺ

نعت ہی میرا سہارا ہے حوالہ میرا
دل کا ہے نور تو آنکھوں کا اُجالا میرا

آپؐ کی سیرت و کردار ہیں عنواں میرے
لوگ کہتے ہیں کہ ہے ذوق بھی بالا میرا

روبرو بیٹھ کے جب نعت سناؤں گا انہیں
زندگی میں وہی دن ہوگا نرالا میرا

آمنہؓ بی بی کے ہیں لخت جگر پیارے نبیؐ
آپؐ آئے تو ملا مجھ کو حوالہ میرا

مجھ کو قرآن ملا راہِ ہدایت کامل
اور قرآن کا حامل بھی ہے اعلیٰ میرا

مدحِ سرکارؐ میں آتا ہے سکوں مجھ کو مجیدؔ
رنگ خوشیوں کا ہُوا اس سے دوبالا میرا

صلی اللہ علیہ وسلم

مجھ خطاکار کو بھی در پہ بلایا ہوتا
نورِ اطہر سے مرے دل کو سجایا ہوتا

ہوتا اصحابؓ محمد صلی اللہ علیہ وسلم کے غلاموں میں شمار
میں بھی دربارِ رسالت میں بٹھایا ہوتا

ہوتا میرا بھی بسیرا جو مدینے میں کہیں
اُنؐ کی رحمت کے سمندر میں نہایا ہوتا

میری نظریں بھی سرِ راہِ مدینہ بچھتیں
دل نبیؐ پاک کے قدموں میں بچھایا ہوتا

چوم لیتا میں نبیؐ پاک کے تلووں کو مجیدؔ
جوڑا نعلین میری جاں سے بنایا ہوتا

ﷺ

رب نے ایسا سنوارا مدینہ
میں نے دل میں اُتارا مدینہ
اس میں میرے نبیؐ کا ہے روضہ
میری آنکھوں کا تارا مدینہ

حشر کے روز مَیں اور جنت
روبرو تھے مگر تھوڑی فرصت
حکمِ ربّی ہوا جاؤ اندر
میں نے پھر بھی پکارا مدینہ

ٹھوکریں کھاتے گزری حیاتی
اب مدینے میں گزرے جو باقی
ہے کنیزوں، یتیموں، غریبوں
بے کسوں کا سہارا مدینہ

عشق احمد ﷺ کے صدقے ہماری
زندگی بس رہی ہے یہ پیاری
یہ نہیں ہے تو ہم بھی نہیں ہیں
کرتا ہے آشکارا مدینہ

صلی اللہ علیہ وسلم

یا نبیؐ اپنے مدینے میں بلا لیں ہم کو
اپنے طیبہ کی فضاؤں میں بسا لیں ہم کو

اپنے قدموں سے کبھی ہم کو جدا نہ کرنا
شہرِ پُرنور کا خادم ہی بنا لیں ہم کو

اتنا مجبور کیا گردشِ دوراں نے ہمیں
اپنے نعلین کے سائے میں بٹھا لیں ہم کو

ہر طرف پھیل چکے ظلم کے بادل آقاؐ
کالی کملی کے ہی آنچل میں چھپا لیں ہم کو

ہم تو محتاجِ زیارت ہیں مدینے والے
نوری مکھڑے کی زیارت ہی کرا لیں ہم کو

اپنے دامن میں ندامت کے سوا کچھ بھی نہیں
روزِ محشر کی ندامت سے بچا لیں ہم کو

ﷺ

جب سے آنکھوں نے مدینے سے ضیا پائی ہے
ایسا لگتا ہے مری جان میں جان آئی ہے

خوشبو طیبہ کی فضا جیسی یہاں پھیلی ہے
زُلفِ اطہر کو ہوا چُھو کے یہاں آئی ہے

اپنے دامن میں ندامت کے سوا کچھ بھی نہیں
رحمت حق کی مرے سر پہ گھٹا چھائی ہے

مانگ لیتا ہوں مَیں جب بھی میرا دل چاہتا ہے
”میرے آقا کی عطا جانِ مسیحائی ہے“

نام سنتے تھے فرشتوں سے مدینے کا مجیدؔ
بس یہی آس عدم سے یہاں لے آئی ہے

ﷺ

بہار لائی ہے رنگ خدا مدینے سے
ہوئی ہے زندگی ہم کو عطا مدینے سے

نبیؐ کے شہر کو دیکھیں تو مسکراتے ہیں
کبھی کسی کو نہ دیکھا خفا مدینے سے

مجھے حقیر سمجھتے رہے جہاں والے
ملی ہے مجھ کو محبت سدا مدینے سے

مَیں اپنے ہاتھ اُٹھاتا ہوں جب دعا کے لیے
ملے ہیں مجھ کو تو حرفِ دعا مدینے سے

ہزاروں لغزشیں کوتاہیاں ہیں دامن میں
ہوئی معاف مری ہر خطا مدینے سے

تڑپ تڑپ کے گزاری حیات میں نے مجیدؔ
مرے نصب کا ہر در کھلا مدینے سے

ﷺ

ہم رہیں پاک مدینے میں دعا کرتے ہیں
طیبہ والے تو غریبوں سے وفا کرتے ہیں

آپؐ کے در سے کبھی کوئی بھی خالی نہ گیا
جھولیاں بھر کے وہؐ رحمت کی عطا کرتے ہیں

ہر بشر آپؐ سے اُلفت کا صلہ پاتا ہے
جو نہیں مانگتا اُس کو بھی دیا کرتے ہیں

جن کے سینے میں چھپا بغضِ علیؓ بغض حسینؓ
وہ عبادت نہیں وہ خود سے دغا کرتے ہیں

ہم سمجھتے ہیں مجیدؔ آج بھی آقاؐ ہیں حیات
اُمتی ہونے کا حق یوں بھی ادا کرتے ہیں

ﷺ

مَیں اگر دائی حلیمہؓ کا ملازم ہوتا
اپنے آقاؐ کا مَیں چھوٹا سا ہی خادم ہوتا

یہ اگر آپؐ کے قدموں میں گزر جاتی تو
مَیں کبھی اپنی حیاتی پہ نہ نادم ہوتا

مَیں گزرتا جو مدینے کی حسیں گلیوں سے
پھر بلاؤں سے زمانے کی میں عاصم ہوتا

دل سلگتا نہ یہ ارمان میرے جلتے کبھی
جامِ کوثر مرے ہونٹوں پہ جو تادم ہوتا

ہوتا جو حالتِ ایماں میں مدینے میں گدا
میرے سائے سے پرے دنیا کا حاتم ہوتا

یہ زباں چومتی گر خاکِ مدینہ تو مجیدؔ
چرخِ اُلفت پہ مرا نام بھی قائم ہوتا

صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّم

مدینے لے چلو ہم کو گزرتی شام سے پہلے
خدایا کام کر دو یہ مرا ہر کام سے پہلے

پلا دو آبِ زم زم بھی رہے نہ تشنگی باقی
زباں کو پاک کرتے ہیں نبیؐ کے نام سے پہلے

شہؐ ابرار کے صدقے مرے دکھ دور ہو جائیں
بری کر دو مرے مولا ہر اک الزام سے پہلے

میں جھولی خالی رکھتا ہوں نہ جانے کب عطا کر دیں
مجھے ہر چیز ملتی ہے طلب سے نام سے پہلے

نبیؐ کی آل کا صدقہ ملے اولاد کا صدقہ
یہی انجام اچھا ہے ہر اک انجام سے پہلے

تجلّی گنبدِ خضریٰ نگاہوں میں بسائی ہے
یہی اک جام کافی ہے مجھے ہر جام سے پہلے

صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّم

سبز گنبد کے میں انوار میں کھو جاتا ہوں
حُسنِ طیبہ کے میں بازار میں کھو جاتا ہوں

دل کے آنگن میں بسا رہتا ہے وہ پاک حرم
شہرِ اقدس کے میں دیدار میں کھو جاتا ہوں

مرگ کے خوف سے گھبراؤں تو تنہائی میں
آقاؐ کی سیرت و کردار میں کھو جاتا ہوں

اُنؐ کے روضے کی طرف چاند نکل جائے تو
شہر کے مطلعِ انوار میں کھو جاتا ہوں

روزِ محشر کی طرف میری نظر جائے تو
آمدِ احمدؐ مختار میں کھو جاتا ہوں

جب سے دیکھا ہے مجیدؔ اپنے نبیؐ کا روضہ
میں تو بس کوچۂ سرکارؐ میں کھو جاتا ہوں

ﷺ

جھروکا دل کا کھولا تو صدا آئی مدینے کی
چلا میں جانبِ بطحا صبا آئی مدینے کی

مری آہوں اُمیدوں کی ہوئی آباد کھیتی تو
لیے رحمت کے پانی پھر گھٹا آئی مدینے کی

مرے اعمال کی لُو سے مری جب سانس جھلسی تھی
تو پھر گھر کے دریچے میں ہوا آئی مدینے کی

میں صدقے واری واری جاؤں طیبہ کے مکینوں کے
کہ حصّے میں سدا اُن کے وفا آئی مدینے کی

مرا ایمان ہے یہ نارِ دوزخ بجھ ہی جائے گی
کہ جس دن عرشِ اعظم پہ رضا آئی مدینے کی

تری آنکھوں سے خوشیوں کے گریں گے تب مجیدؔ آنسو
بفیضِ مصطفی ؐ جس دن عطا آئی مدینے کی

رحمت کی گھٹائیں ہیں
پُرنور فِضائیں ہیں

صدقے میں محمد ﷺ کے
اب دُور بلائیں ہیں

بکھری ہوئی سانسیں تھیں
سمٹی ہوئی آہیں ہیں

طیبہ سے میرے گھر میں
آئی یہ ہوائیں ہیں

پھر نور محمد ﷺ سے
روشن یہ نگاہیں ہیں

مطلوب مدینہ کو
پھر ڈھونڈتی راہیں ہیں

ﷺ

مدینے کی جو بستی ہے وہ جنت سے بھی پیاری ہے
نظر اس کی تو سو سو بار ہم نے بھی اُتاری ہے

یہ کاسہ زندگی کا تو بھرا ہے خاکِ طیبہ سے
نہ جُھک پائے مدینے میں وہ گردن پھینک ماری ہے

جہاں اک پیروی کا ہم نے اپنا ہے کیا پیدا
جو سیرت مصطفیؐ کی ہم نے سینے میں اُتاری ہے

لیے چل اے مقدر اب تو مجھ کو تُو مدینے میں
عجم میں مر نہ جاؤں مَیں بلا کا خوف طاری ہے

مدینے کی ہواؤں میں فضاؤں میں سما جاؤں
یہاں تو زندہ رہنا بھی بڑا دوبھر ہے بھاری ہے

سدا یہ زندگی کب ساتھ دے گی اے مجیدؔ اپنا
اسی باعث محمد ﷺ کا لبوں پر ذکر جاری ہے

صلی اللہ علیہ وسلم

مہکتا مدینہ میرے جسم و جاں کو
محبت کی خوشبو سے مہکا گیا ہے
وہ روضے کی جالی وہ طیبہ کا منظر
مرے ذہن اور قلب پر چھا گیا ہے

ہے خوشبو مدینے کی ایسی نرالی
نظر میں سمائی ہے روضے کی جالی
لبوں پہ مچلتا یہ نامِ مدینہ
عقیدت کے اوصاف سمجھا گیا ہے

محبت کے پھولوں کو دل میں کھلائے
چلے آئے آقاؐ یہ جھولی اُٹھائے
مدد کی طلب ہے مدد چاہتے ہیں
یہاں زیست کا چاند گہنا گیا ہے

فضائے مدینہ پہ قربان جاؤں
میں ماتھے پہ خاکِ مدینہ سجاؤں
لپٹ کر میں رولوں گا جالی سے آقاؐ
مدینہ تصوّر میں پھر آ گیا ہے

بہت ہے اندھیرا مری زندگی میں
میں ڈھونڈوں ستارا یہاں تیرگی میں
تبسّم کی خیرات مولاؐ عطا ہو
کہ چہرہ وفاؤں کا دُھندلا گیا ہے

مقدر ہے میرا طلبگار اس کا
جہاں سے ہے پیارا تو بس پیار اس کا
زمانہ ہے سارا پرستار اس کا
مدینے میں جیسے خدا آ گیا ہے

حبیبِؐ خدا کا سہارا نہ ہوتا
کبھی مشکلوں کا کنارا نہ ہوتا
مجیدؔ اب سفینہ تری چاہتوں کا
مدینے کے ساحل سے ٹکرا گیا ہے

ﷺ

آقاؐ در پہ بلائیں حزیں کو زندگی کا بھروسہ نہیں ہے
ناتواں ہو گیا دل یہ میرا اب تو یہ پہلے جیسا نہیں ہے

یہ تو سوچا نہیں تھا زمیں پر زندگی میں گزاروں گا ایسے
دل مدینے میں جا کر رہے گا پر مقدر تو ویسا نہیں ہے

انبیاءؑ تو سبھی محترم ہیں اپنا ایمان بھی ہے سبھی پر
کوئی پیارا نہیں مصطفیٰؐ سے لاڈلا مجتبیٰؐ سا نہیں ہے

دستگیری اگر وہ نہ کرتے ہم غریبوں کا کیا حال ہوتا
دستِ شفقت ہے سب پر نبیؐ کا کوئی کیسا ہے کیسا نہیں ہے

ہر قدم پر مجیدؔ اس زمیں پر دشمنوں نے گرانا ہی چاہا
جیسے آقاؐ نے مجھ کو بچایا رہنما کوئی ایسا نہیں ہے

ﷺ

دل حُبِ مدینہ میں نہاں ایسا ہوا ہے
آہوں کی زباں سے تو بیاں ایسا ہوا ہے

ہر آنکھ مدینے کی جھلک کے لیے ترسے
اشکوں کی روانی سے عیاں ایسا ہوا ہے

ہم جیسے گنہگاروں کو سینے سے لگا لے
اے چشم فلک دیکھ کہاں ایسا ہوا ہے

جنت بھی ہے منظور مگر طیبہ ہے خواہش
اے میرے خدا دیکھ یہاں ایسا ہوا ہے

مل جائے مجیدؔ اب تو مدینے کی غلامی
دیکھے ہیں ہزاروں کہ وہاں ایسا ہوا ہے

ﷺ

اے کوچۂ جاناں تیرے سنگریزے ہیں پیارے
ذرّوں پہ فدا ہوتے ہیں سب چاند ستارے

نازاں ہے محبت تری بانہوں میں سمٹ کر
دیکھا تجھے جس دن سے ہوئے وارے نیارے

قدموں میں مدینے کے نگوں سارا جہاں ہے
گردوں سے یہاں رب نے فرشتے ہیں اُتارے

جب بیٹیاں آدمؑ کی بلکتی تھیں زمیں پر
آقاؐ کی محبت نے دیے ان کو سہارے

جب عشق محمد ﷺ میں سجے تارے وفا کے
پھر اوج پہ جا پہنچے مقدر یہ ہمارے

اب تک نہیں بھولے ہو نہ بھولو گے مجیدؔ آپ
طیبہ کی فضاؤں میں جو لمحات گزارے

ﷺ

اے مدینے میں رہتی بہارو ساری دُنیا کی چاہت تمہی ہو
پھیلی تم سے فضاؤں میں خوشبو، زندگی کی حرارت تمہی ہو

تازگی ہے ہواؤں میں تم سے، نغمگی ہے فضاؤں میں تم سے
آرزوؤں کی تکمیل طیبہ، زندگی ہے صداؤں میں تم سے
شہرِ اقدس کے دل کش نظارو، تشنگی اور بصارت تمہی ہو
شہر طیبہ میں رہتی بہارو، ساری دنیا کی چاہت تمہی ہو

جس کے دامن میں میرے نبیؐ کے، پاک قدموں کے موتی جڑے ہیں
جس کی مٹی میں میرے نبیؐ کے، پاسباں حرّیت کے کھڑے ہیں
اے مدینے کے سب ریگزارو، زندگی کی صباحت تمہی ہو
اے مدینے میں رہتی بہارو، ساری دنیا کی چاہت تمہی ہو

مسکنِ مصطفیؐ ہے مدینہ دے سہارا مری آہِ نم کو
چشمِ اُلفت پہ ہے ناز ہم کو، پاس آنے نہیں دیتی غم کو
اے مدینے کے سب کوہسارو، آرزوئے بصارت تمہی ہو
اے مدینے میں رہتی بہارو ساری دُنیا کی چاہت تمہی ہو

ایستادہ ہیں اشجار ایسے، مہکے خوشبو سے گلزار جیسے
اپنے چہرے پہ خاکِ مدینہ، یوں سجی ہے کہ گُل نار جیسے
اے مدینہ کے چاند اور ستارو، میری جاں میری راحت تمہی ہو
اے مدینہ میں رہتی بہارو، ساری دُنیا کی چاہت تمہی ہو

ﷺ

مدینے کو اے جانے والے مسافر، مدینے میں جا کر میرا غم سنانا
بلاوے کے ہم منتظر ہیں جبھی تو، یہ رہتی ہیں آنکھیں سدا نم سنانا

وظیفہ ہو میرا یہی رات اور دن درود و سلام اُن پہ بھیجوں میں پیہم
ہمیں پھر دکھا دیں وہ طیبہ کی گلیاں، مدینے میں آئیں گے کب ہم سنانا

مدینے کے والی پہ قربان جاؤں، غریبوں پہ ان کا یہ بے حد کرم ہے
یتیموں کنیزوں کا ہیں وہ سہارا، کرم اُنؐ کا ہم پہ ہے کیا کم سنانا

خدا کا نہ ثانی نبیؐ کا نہ ثانی، وہ ہر دل کا ملجا یہ ہر دل کے جانی
پڑھیں ہم درود اور سنتے ہیں آقاؐ، رہے گا یہ لب پہ ہر اک دم سنانا

مجیدؔ اپنے دامن میں عصیاں تو دیکھوں، بچھی ہیں مدینے میں اکھیاں تو دیکھو
تمہیں مصطفیٰؐ نے جو در پہ بلایا، خوشی سے تم اپنے سبھی غم سنانا

ﷺ

تمنّا ہے میں بن کے خاک طیبہ میں بکھر جاؤں
نبیؐ اقدس کی رحمت کے سمندر میں اُتر جاؤں

عجب اس میں ہے کیا جب میرے رب کی ہوگی مرضی تو
مدینے میں رہوں زندہ مدینے ہی میں مر جاؤں

سنواری زندگی ہے آپؐ نے لاکھوں کروڑوں کی
نظر ہو مجھ پہ رحمت کی مرے آقاؐ سنور جاؤں

سنا ہے روزِ محشر سب نگاہیں ڈھونڈتی ہوں گی
پکاروں گا میں آقاؐ کو مرے آقاؐ کدھر جاؤں

تجلّی گنبدِ خضرٰی رگِ جاں میں سمائی ہے
مدینے کی ملے گر چاکری تو یہ بھی کر جاؤں

مجیدؔ اب سر پہ سایہ ہے محمد ﷺ کی غلامی کا
اسی سائے کی نسبت سے وہاں ہو کر امر جاؤں

ﷺ

میرے آقاؐ طیبہ چلے آئیں گے جب
سبھی رنج و غم دکھ ہوا ہو سکیں گے
نگاہوں سے اپنی جو دیکھیں گے طیبہ
دریچے سبھی دل کے وا ہو سکیں گے

میں مینار و گنبد کے سائے میں آ کر
درِ مصطفیؐ پر ہی دامن بچھا کر
جو مانگوں گا صدقہ نواسوںؑ کا اُنؐ سے
نہ پھر ہم یہاں سے جدا ہو سکیں گے

کبھی پیچھا کرتے نہ ہوں گے اندھیرے
رہیں گے سدا زندگی میں سویرے
زمیں سے فضا پر فلک سے خدا تک
تمنّا کے غنچے صدا ہو سکیں گے

لحد میں جو آئے فرشتے خدا کے
قصیدے سناؤں گا میں مصطفیؐ کے
وہ بھی جانتے ہیں مقامِ محمد ﷺ
نہ مجھ سے کبھی وہ خفا ہو سکیں گے

بہت پیاری خوشبو بسی ہے مدینے
مجیدؔ اس سے مہکے ہمارے ہیں سینے
ملے ہیں مدینے سے جو پھول ہم کو
کہیں سے نہ ایسے عطا ہو سکیں گے

ﷺ

آنکھوں نے اپنے صحن میں طیبہ سجا لیا
عشقِ رسولؐ پاک کو دل میں بسا لیا

شام و سحر مدینے میں چلتی ہے جو ہوا
اس نے درِ حبیبؐ کو مسکن بنا لیا

شہرِ رسولؐ پاک کی گلیاں ہیں دل نشیں
خلدِ بریں نے راستہ ان سے ملا لیا

خاکِ مدینہ پاک پہ بکھرا ہے حسن جو
میری نگاہِ عجز نے اس کو اُٹھا لیا

مالا مرے نصیب کی طیبہ میں کھل گئی
ہر اک گُہر نے خاک میں خود کو سما لیا

میرے خدا نے دیکھنا سن لی یہ التجا
بارِ گناہِ زیست کو سر سے اُٹھا لیا

جنت تو ڈھونڈتی رہی آؤ مجیدؔ تم
میں نے فضاءِ طیبہ میں خود کو چھپا لیا

ﷺ

چلو ہم غم سنانے کے لیے طیبہ کو جاتے ہیں
کہ آقاؐ اپنے قدموں میں غلاموں کو بٹھاتے ہیں

نظر آئے مدینہ تو نگاہیں ناز کرتی ہیں
حقیقت ہے مدینے میں سبھی غم بھول جاتے ہیں

یتیموں نے سوا اُنؐ کے سہارا تو نہیں پایا
مرے آقاؐ غریبوں کو بھی سینے سے لگاتے ہیں

نظر آتا ہے جب بھی سبز گنبد میری آنکھوں کو
نظارے شہر اطہر کے نگاہوں میں سماتے ہیں

میں اپنی لغزشوں کوتاہیوں کو یاد کرتا ہوں
انیسِ زندگی آقاؐ میرے دل میں سماتے ہیں

تمنّاؤں اُمیدوں سے نہ کچھ حاصل ہوا ہم کو
مجیدؔ اب دل پہ جو گزرے وہاں جا کر سناتے ہیں

ﷺ

یہ صرف محمد ﷺ کی غلامی کا اثر ہے
جو سانس بھی آتی ہے وہ اُلفت کا ثمر ہے

معراج کی شب رحمتِ عالمؐ کو بلایا
ممنون سبھی خلقِ خدا شمس و قمر ہے

تاریخ کے اوراق نے یہ ہم کو بتایا
سرکارؐ کی رحمت کا ہوا ہم پہ اثر ہے

ناموسِ رسالت پہ گزر جاتے ہیں جاں سے
یہ خلدِ بریں ان کی وفاؤں کا ثمر ہے

پوچھے کوئی سرکارؐ کے قدموں کی محبت
جو ارضِ فلسطین پہ معلّق وہ حجر ہے

جس شہرِ مقدّس میں نبیؐ پاک ہیں رہتے
کیا اور بھی دُنیا میں سنا ایسا نگر ہے

کیونکر نہ مجیدؔ اُنؐ کی غلامی پہ ہوں نازاں
دل ایسی سعادت سے تو ہو جاتا امر ہے

ﷺ

خیالِ مصطفیٰؐ میں دل کی بازی ہم نے ہاری ہے
نبیؐ کی یاد سے یہ زندگی ہم نے سنواری ہے

کبھی اوجھل نگاہوں سے مدینہ ہو نہیں سکتا
کہ تصویرِ مدینہ دل میں ہم نے یوں اُتاری ہے

رئیسِ زندگی ہے زندگی اس سے درخشاں ہے
مدینہ ایسی بستی ہے جہاں رحمت قہّاری ہے

نقوشِ رحمت و برکت مدینے پاک میں دیکھے
حیاتِ جاوداں اس میں یہاں اُلفت نیاری ہے

محبت کملی والے کی بنی ہے آسرا میرا
خدا کے روبرو میں نے یہی عرضی گزاری ہے

مجیدؔ اب قسمتوں کا رونا دھونا چھوڑ دے آخر
بنا تو احمدؐ مرسل کی نعتوں کا لکھاری ہے

ﷺ

زمانے سارے نے ہر تہمت آزمائی ہے
حضورؐ آپؐ کی رحمت ہی کام آئی ہے

نصیب اپنا عقیدت کی منزلوں کو چلا
ملی مدینے سے اس کو بھی رہنمائی ہے

مثالِ شاخِ بریدہ پڑا ہوں مٹی پر
زہے نصیب مدینے میں موت آئی ہے

نظارہ گنبد خضریٰ ہی راحتِ جاں ہے
چمک عجیب نگاہوں نے اس سے پائی ہے

دیارِ غیر میں اُکھڑی رہی ہے سانس مری
ہوائے شہرِ محبت ہی راس آئی ہے

مجیدؔ دامن عصیاں سمیٹ کر چلنا
حضورؐ دیکھ نہ لیں تیری یہ کمائی ہے

صلی اللہ علیہ وسلم

ہے بہاراں چلو مدینے کو
کر لو آراستہ سفینے کو

جانے والو نبیؐ کے روضے پر
لے چلو مجھ سے بھی کمینے کو

پہرے داری اگر ہے حائل تو
چوم لے آنکھ سے زینے کو

جس مہینے حضورؐ آئے تھے
کرتے ہیں پیار اُس مہینے کو

تجھ کو دیتا ہوں واسطہ رُک جا
چشم تر دیکھ لوں مدینے کو

ٹوٹ جائے گا دیکھ کر طیبہ
چھوڑ دو غم کے آبگینے کو

ضوفشاں طیبہ کا ہے ہر ذرّہ
کر لو روشن مجیدؔ سینے کو

صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّم

میرے ہیں راہبر مدینے میں
ہر خوشی کا نگر مدینے میں

تُو نے افلاک تک رسائی دی
"اے مری چشم تر مدینے میں"

ہم نے ایسی کبھی نہیں دیکھی
آرزو بے اثر مدینے میں

دور تک دیکھ ہم نہیں پائے
زندگی بے ہنر مدینے میں

خاکِ طیبہ پہ کاش بن جائے
اپنا چھوٹا سا گھر مدینے میں

سرنگوں تاج ور بھی دیکھے ہیں
ہم نے شام و سحر مدینے میں

حُبِ احمدؐ کے جا کے دیکھے ہیں
ایسے وہ بحر و بر مدینے میں

اس سے بڑھ کر مجیدؔ کیا ہے خوشی
جان نکلے اگر مدینے میں

ﷺ

میدانِ حشر میں بھی جب آئیں گے ہم کبھی
ہوگی دعا یہ ہونٹوں پہ آ جائیں یا نبیؐ

بھولے تھے ہم زمانے میں احکام آپؐ کے
پھر خار ہم ہوئے تھے زمانے میں بھی سبھی

ہم تارکِ قرآن تھے بے رہروِ یقیں
نظروں میں آقاؐ آپؐ کی ہے اپنی زندگی

حرص و ہوس کا دُنیا میں پہنا تھا پیرہن
نظریں چرائے آپؐ سے بیٹھے ہیں ہم ابھی

ہے آس ہم کو آپؐ ہی آقاؐ بچائیں گے
رو رو کے کہہ رہا ہے مجیدؔ آپ سے نبیؐ

تاریک زندگی کے یہ دن دور ہوں خدا
تیرے نبیؐ کے روضے پہ ہے یوں نظر لگی

ﷺ

طیبہ کی پیاری گلیوں میں
راحت آقاؐ کی تلیوں میں
خوشبو مُسکائے کلیوں میں
میں شہر مدینے جاؤں گا

یاں شاہ و گدا بھی آتے ہیں
خوشیوں میں وہ گھِر جاتے ہیں
جہاں نور کے بادل چھاتے ہیں
میں شہر مدینے جاؤں گا

بوجہل نہیں بولہب نہیں
کوئی قہر نہیں ہے غضب نہیں
جہاں پوچھتا کوئی نسب نہیں
میں شہر مدینے جاؤں گا

رہتا ہے مدینہ سپنوں میں
مرے پیارے نبیؐ کے قدموں میں
جب پیار نہیں ہے اپنوں میں
میں شہر مدینے جاؤں گا

پُرنور وہ راتیں ہوتی ہیں
آقاؐ کی باتیں ہوتی ہیں
ہونٹوں پہ نعتیں ہوتی ہیں
میں شہر مدینے جاؤں گا

خوش بخت مجیدؔ بھی ہوتے ہیں
جو خاکِ وفا پہ سوتے ہیں
جالی کے سامنے روتے ہیں
میں شہر مدینے جاؤں گا

ﷺ

بس پیکرِ جمال کا چہرہ ہی چاہیے
مجھ کو درِ رسولؐ کا رستہ ہی چاہیے

لعل و گہر تو مانگنے کی جستجو نہیں
بس مجھ کو تو حسینؓ کا صدقہ ہی چاہیے

میرے حضورؐ آپؐ کے طیبہ میں رہ سکوں
چھوٹا سا اب مدینے میں گوشہ ہی چاہیے

آ کر مدینہ پاک میں بیٹھیں گے فرش پر
مینار کا تو بس ہمیں سایہ ہی چاہیے

ہے آمنہؓ کے لالؐ کی نظر کرم مجیدؔ
دونوں جہاں میں آسرا ایسا ہی چاہیے

ﷺ

پوچھو یہ میرے دل سے حُبِّ رسولؐ کیا ہے
ایمان کی جو حد ہے وہ اس کی ابتدا ہے

یہ وہ دیا ہے جس سے روشن ہے من کی دُنیا
نازاں ہے اس پہ جنّت جنّت کی یہ سدا ہے

آتی نہیں خزاں بھی بھُولے سے اس چمن میں
خوشبو ہے اس نگر میں جس میں یہ گُل کھلا ہے

آغاز روشنی ہے انجام روشنی ہے
رُکتی ہیں اس پہ نظریں یہ ہی تو انتہا ہے

صبر و رضا کا اس سے ہے واسطہ ازل سے
مکے سے چاہے نکلے یا آئے یہ قبا ہے

حیران ہے زمانہ اس کا مقام کیا ہے
آغاز ہے مدینہ انجام کربلا ہے

پایا نصیب کیسا اس نے مجیدؔ دیکھو
بن کر غلام اُن کا جو طیبہ میں رہا ہے

ﷺ

عجب سا نور دیکھا ہے مدینے کی فضاؤں میں
مکمل زندگی دیکھی مدینے کی ہواؤں میں

نبیؐ اقدس کی چوکھٹ پہ زمانہ سرنگوں دیکھا
محبت کی صدا دیکھی غریبوں کی صداؤں میں

یہ دیکھا تھا یہاں ہر فرد نازاں ہے مدینے میں
ظہورِ نغمگی دیکھی پرندوں کی نواؤں میں

نظر پڑتی ہے طیبہ پر تو اُلفت گھیر لیتی ہے
عجب سی دل رُبائی ہے یہاں کے دلرباؤں میں

چلے ہو جانبِ بطحا مری اک عرض سن جاؤ
ذرا تم یاد رکھ لینا اس عاصی کو دعاؤں میں

مدینے پاک پہ واری مجیدؔ اب دل کی دنیا ہے
محبت پھیلی ہی دیکھی مدینے کی فضاؤں میں

صلی اللہ علیہ وسلم

بفضلِ خدا تاقیامت رہے گا
نبیؐ کا مدینہ سلامت رہے گا

یونہی در پہ آئیں گے ہر دن سوالی
نہ جائے گا کوئی لیے ہاتھ خالی
ہمیشہ مسلماں کی چاہت رہے گا
بفضلِ خدا تاقیامت رہے گا

یہاں نور کی ایک چادر تنی ہے
زمیں پہ محبت کا مرکز بنی ہے
مرے دل کی ٹھنڈک یہ راحت رہے گا
بفضلِ خدا تاقیامت رہے گا

یہاں جھکتے لوگوں کے سر دیکھتا ہوں
میں جبریلؑ کے پھیلے پر دیکھتا ہوں
یہ مرکز نبوت امامت رہے گا
بفضلِ خدا تاقیامت رہے گا

نبیؐ محترم کا رسولوںؑ میں جیسا
مقامِ مدینہ ہے شہروں میں ایسا
مجیدؔ اب نبیؐ کا ہی ناعت رہے گا
بفضلِ خدا تاقیامت رہے گا

صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّم

دل تو پہنچا مرا مدینے میں
اب رہے گا سدا مدینے میں

بھول جاتا ہوں غم زمانے کے
دردِ دل آشنا مدینے میں

آبلہ پائی راس آتی ہے
جتنا بھی جو چلا مدینے میں

دیکھ لیتا ہے گنبدِ خضریٰ
جو بھی بستا ہے جا مدینے میں

جس پہ جنّت بھی ناز کرتی ہے
دیکھی ہے وہ فضا مدینے میں

مشکلیں مجھ سے رُوٹھ جاتی ہیں
ہے جو مشکل کشا مدینے میں

سانسیں اُونچی کبھی نہیں آئیں
نہ بڑھی ہے صدا مدینے میں

رحمتِ حق سے سرفراز ہوئی
میری ہر اک نوا مدینے میں

مجھ پر احسان ہے مجیدؔ اس کا
چلتی ہے جو ہوا مدینے میں

ﷺ

جب مصیبت آزمانے آ گئی
حوصلہ رحمت بڑھانے آ گئی

کانٹے دشمن نے بچھائے راہ میں
اُنؐ کی اُلفت پھر بچانے آ گئی

پھر عدو نے چھیڑا ہے افلاس کو
مفلسی اونچا اُڑانے آ گئی

میری قسمت آقاؐ کے نعلین کی
مٹی آنکھوں میں سمانے آ گئی

عزت و توقیر طیبہ سے ملی
سارے غم دل کے مٹانے آ گئی

جاں بلب تھیں بیٹیوں کی حسرتیں
زندگی جینا سکھانے آ گئی

ہم نے دیکھی ہے فلک پر خود مجیدؔ
کہکشاں رستے بنانے آ گئی

صلی اللہ علیہ وسلم

ایسا نبیؐ کے عشق نے دل کو بنا دیا
مجھ کو درِ رسولؐ کا رستہ دکھا دیا

کشکول لے کے ہاتھوں میں آیا مدینے میں
پھر مانگنے کا مجھ کو سلیقہ سکھا دیا

منظر دیارِ حُسن کے تھے دیدنی مگر
گنبد درِ رسولؐ کا دل میں بٹھا دیا

اک حزن تھا ملال تھا غم کا غبار تھا
آتش کدہ جدائی کا ربّ نے بجھا دیا

میرے حضورؐ آپؐ کے قدموں میں بیٹھ کر
آنکھوں سے اپنی ہجر کو میں نے ہٹا دیا

میرے خدا گناہوں کی گٹھڑی سمیٹ کر
در پر تیرے مجیدؔ نے ڈیرا لگا دیا

صلی اللہ علیہ وسلم

میں عشق محمد ﷺ کی لگا بیٹھا ہوں مہندی
اے رنگِ حنا آ مرے سینے میں اُتر جا

شاید کہ مدینے سے بھی ہو جائے اشارا
پھر شہرِ مدینہ کی طرف جا تو قمر جا

ہر روز مدینے کی طلب میں ہے تڑپتا
اے جان بلب طیبہ میں اب جاں سے گزر جا

بس نظریں جھکا سامنے ہے روضے کی جالی
دربارِ رسالت ہے یہاں سب سے بچھڑ جا

تو سیّدِ لولاک کے قدموں کے نشاں پر
قربان ہو قربان ہو اے میری نظر جا

پھر آمنہؓ کے لختِ جگر نورِ نظر آ
بے تاب نگاہوں کے سمندر میں اُتر جا

صد شکر ترا روضۂ اطہر سے گزر ہے
اے عمرِ رواں ریت کے ذرّوں میں بکھر جا

ﷺ

کہتے ہیں مرے اشک مدینے میں بسا لو
اے طیبہ کے والیؐ مجھے بس اپنا بنا لو

جو رحمتؐ عالم کی محبت کا چمن ہے
اس پھول کے دامن میں ذرا خود کو سجا لو

جب زیست کٹے یاد مدینہ میں تمہاری
پھر اپنی جبیں عجز و محبت سے جھکا لو

میں عشق محمد ﷺ کی لگا آیا ہوں مہندی
اے رنگ حنا دُنیا کو کچھ رنگ دکھا دو

لاریب نبیؐ پاک ہیں اُمت کا سہارا
پھر صلے علیٰ صلے علیٰ ورد پکا لو

سرکارؐ کی مدحت ہی سدا وردِ زباں ہو
اے خاک کے پتلے ذرا اس کو اُٹھا لو

بِن حُبِّ شہؐ دین تو بیکار ہے جینا
ہر دم پہ مجیدؔ اپنے یہی نام لکھا لو

ﷺ

کر لوں اگر میں خواب میں دیدارِ مصطفیٰ ﷺ
کیسے مٹیں نگاہوں سے انوارِ مصطفیٰ ﷺ

آ جائے میرے گھر میں بھی موسم بہار کا
ہو جائے گا نصیب سے اظہارِ مصطفیٰ ﷺ

بے مثل و بے مثال ہے رونق مدینے کی
اتنا حسیں جمیل ہے گلزارِ مصطفیٰ ﷺ

مومن حیات جاوداں کی اک دلیل ہے
مسند نشیں نظر میں ہیں افکارِ مصطفیٰ ﷺ

چرچے حسین لوگوں کے تو عام ہیں بہت
لگتے مجھے تو سب سے ہیں بس پیارے مصطفیٰ ﷺ

کشتی ترے نصیب کی گرداب میں رُکی
ہیں ناخدا مجیدؔ ترے پیارے مصطفیٰ ﷺ

صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّم

کہیں یہ ساتھ نہ چھوٹے خدارا یارسولؐ اللہ
بنایا آپؐ کو ربّ نے سہارا یارسولؐ اللہ

فروزاں ہیں مری آنکھیں الٰہی نورِ احمدؐ سے
عرب کا چاند ہے آنکھوں کا تارا یارسولؐ اللہ

خطائیں درگزر کرنا نہیں ہوں رحم کے قابل
گناہوں نے تو حلیہ ہے بگاڑا یارسولؐ اللہ

زمین و آسماں کی سب بلائیں رب نے ٹالی ہیں
اُسی کی نعمتوں پہ ہے گزارا یارسولؐ اللہ

ہمارے سینے تو قرآن کے ہیں نور سے روشن
خدا کے ذکر سے دل کو نکھارا یارسولؐ اللہ

نظر آیا نہیں جو وہ خدا طیبہ میں دیکھا ہے
اسی کو ہم نے مشکل میں پکارا یارسولؐ اللہ

ہمارے چہروں پہ تھی خاک پھیلی بت پرستی کی
بلا کے ہم کو طیبہ نے نکھارا یارسولؐ اللہ

یہی احسان کیا کم ہے مجیدؔ اب تیری ہستی پر
بھنور میں تھا میں ساحل پر اُتارا یارسولؐ اللہ

ﷺ

دیکھو سبھی رسولوں کے سلطان آ گئے
بن کر مرے حضورؐ تو ذیشان آ گئے

خوشیوں مسرّتوں کے بھی جلنے لگے چراغ
بن کر غریب لوگوں کی وہؐ جان آ گئے

ہیں آمنہؓ کے لالؐ ہی مقصودِ کائنات
ایمان کی تو یہ ہے کہ ایمان آ گئے

جب زندگی گناہوں کی دلدل میں تھی گری
باغِ بہار زیست کا سامان آ گئے

میرے رسولؐ پاک سا کوئی نہیں حسیں
دیکھو ہزار دُنیا میں انسان آ گئے

آدمؑ سے لے کے آپؐ تک آئے کئی رسول
آقاؐ خدا کے نور کی پہچان آ گئے

یہ ہے کرم حضورؐ کا اب تیرے سے مجیدؔ
طیبہ میں بن کے آپؐ کے مہمان آ گئے

صلی اللہ علیہ وسلم

کرنیں نبیؐ کے نور کی پہنچی ہیں جس جہاں
رحمت مدینے والے کی پہنچی ہے پھر وہاں

چہرے سے مصطفیؐ کے ہی پائے ضیا قمر
روشن انہی کے نور سے ہر آنکھ ہے یہاں

آ کر بہار آقاؐ کے طیبہ میں رُک گئی
ماحول بے نظیر ہے بے مثل ہے سماں

بے تاب آسمان تھا بنجر زمین تھی
آئے مرے حضورؐ تو رحمت ہے بیکراں

مکّہ جو چھوٹا آپؐ نے طیبہ بسا لیا
منظر مدینے پاک کا ہوتا نہیں بیاں

باغِ رسولؐ پاک کے مہکے گلاب سے
ہے مشکبو ضمیر تو دل بھی ہے ضوفشاں

نعتیں رسولؐ پاک کی پڑھتے رہو مجیدؔ
دشمن تو مٹ ہی جائے گا جیسے کہیں دھواں

صلی اللہ علیہ وسلم

سلامت ہے مدینہ تو سلامت ہے جہاں سارا
زمیں ساری زمن سارا چھپا ہے یا نہاں سارا

نوید مصطفیٰؐ مجھ کو سنائی ہے میرے رب نے
پڑھا قرآن جو میں نے ہوا مجھ پہ عیاں سارا

محبت کملی والے سے تو سب مخلوق کرتی ہے
درودِ پاک ہے سرکارؐ کا وردِ زباں سارا

دکھا اے گردشِ دوراں جہاں میں ہو جگہ ایسی
سلامی کو چلا آئے زمانہ یہ کہاں سارا

بتا دے کہکشاں تُو تیرے بننے کا سبب کیا ہے
کہاں آباد ہے بستی کہ جگ پائے اماں سارا

لگن ہے سب کے من میں ہو سکیں قربان طیبہ پر
مجیدؔ اس بات کا اظہار کرتا ہے جہاں سارا

ﷺ

یا حبیبؐ خدا آقاؐ خیرالورا
اپنی کملی میں ہم کو چھپا لیجیے
ہے یہی آرزو ہے یہ دل کی صدا
اپنی کملی میں ہم کو چھپا لیجیے

پاؤں میں بے وفائی کے کانٹے چبھے
جسم پہ چیتھڑے ہیں گنہ کے سجے
ہے طلب تو یہی ہوں نہ ہم سے خفا
اپنی کملی میں ہم کو چھپا لیجیے

ذکر سے آپؐ کے یہ زباں تر رہے
نورِ طیبہ سے سینہ منوّر رہے
زندگی کا بھروسہ نہیں ہے رہا
اپنی کملی میں ہم کو چھپا لیجیے

نزع کی جب اے آقاؐ گھڑی آئے گی
روح چل کر مدینے چلی جائے گی
میرے ہونٹوں پہ ہو بس یہی اک صدا
اپنی کملی میں ہم کو چھپا لیجیے

حشر کی ہے گھڑی ساری اُمت کھڑی
اس کے ہونٹوں پہ ہے یا نبیؐ یا نبیؐ
نظر آتا نہیں کوئی مشکل کشا
اپنی کملی میں ہم کو چھپا لیجیے

ہم کہ جس دن لحد میں اُتر جائیں گے
جو کیا اس کا جا کے ثمر پائیں گے
فکر ہوگی تو بس یہ ہی شاہِؐ ہدیٰ
اپنی کملی میں ہم کو چھپا لیجیے

صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّم

عشقِ نبیؐ نے دل مرا طیبہ بنا دیا
آنکھوں کی پتلیوں میں ہے روضہ سجا دیا

آنے سے پہلے آپؐ کے تاریک زیست تھی
سویا ہوا نصیب تھا رب نے جگا دیا

اُمت بنا دیا ہمیں رب نے حضورؐ کی
صدقے حضورؐ آپؐ نے ہم کو خدا دیا

ہے پیروی رسولؐ کی بس پیروی مری
قرآن نے یہ حکم خدا ہے بتا دیا

چُھو کر درِ رسولؐ کو آئی تھی جو ہوا
نقشِ غمِ حیات کو اس نے مٹا دیا

آ جائیں روزِ حشر میں اُمت اداس ہے
راہوں میں ہم نے آپؐ کی دل ہے بچھا دیا

صدقے مجیدؔ جاؤں میں حُبِ رسولؐ کے
سینے سے غم کے بوجھ کو جس نے ہٹا دیا

ﷺ

مدینے پاک کا دشمن سدا برباد ہوتا ہے
کرے جو پیار طیبہ سے وہی دل شاد ہوتا ہے

اسے جنت میں رہنے کی تمنا تو نہیں رہتی
مدینے پاک کی راہوں میں جو آباد ہوتا ہے

وہی تو سرخرو ہوتا ہے شہر مصطفیؐ آ کر
سلیقہ عجز و اُلفت کا جسے بھی یاد ہوتا ہے

محافظ بن کے چوکھٹ پر مدینے کی چلے آئیں
فرشتوں کا یہ جذبہ بھی مبارک باد ہوتا ہے

درودوں کی سلاموں کی صدائیں آ رہی ہوں تو
بیاں ہو جس میں آقاؐ کا وہ گھر آباد ہوتا ہے

منافق ہوں یا غاصب ہوں نہیں طیبہ میں رہ سکتے
تخیّل ہو بُرا جس کا وہی برباد ہوتا ہے

مجیدؔ اب جس کے ہونٹوں پہ نبیؐ اقدس کی نعتیں ہوں
تو آتش سے جہنم کی وہی آزاد ہوتا ہے

ﷺ

کیسے کیسے گنہ چھپاؤں گا
آقاؐ میں کیسے منہ دکھاؤں گا

ہے تمنا مدینہ دیکھوں میں
جب بلائیں گے تب میں آؤں گا

دل ندامت کے آنسو روئے گا
جیسے جیسے مدینے جاؤں گا

جب مدینے کو دیکھیں گی آنکھیں
خوشیوں کے آنسو پھر بہاؤں گا

رکھنا میرا بھرم مدینے میں
اے خدا ورنہ مر ہی جاؤں گا

پُر ہے آلائشوں سے دنیا کی
کیسے دامن مَیں یہ بچھاؤں گا

سامنے جالیوں کے روضے کی
مَیں تو بس دیکھتا ہی جاؤں گا

میرے احوال سے ہیں واقف وہؐ
کیوں بھلا داستاں سناؤں گا

یہ ہے دربار شاہؐ طیبہ کا
کیسے نظریں مجیدؔ اُٹھاؤں گا

صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَسَلَّم

نہ کوئی دنیا میں در ہے ایسا
نہ کوئی ایسا نبیؐ ہوا ہے
نہ اُنؐ کے جیسا شفیع کوئی
نہ کوئی اُنؐ سا سخی ملا ہے

نہ اُنؐ کے جیسا ہے کوئی پیکر
نہ اُنؐ کے جیسا کوئی پیمبر
نہ دیکھا ایسا حسین چہرہ
نہ اُنؐ کے جیسی کہیں عطا ہے

معاف کرتے ہیں دشمنوں کو
بناتے ہیں اپنا عاجزوں کو
رہی ہے شفقت سبھی پہ اُنؐ کی
نہ آپؐ سا کوئی دل رُبا ہے

ہیں آپؐ ہی تاجدارِ بطحا
بہار طیبہ بہارِ بطحا
فلک نے پھیری ہیں مجھ سے آنکھیں
نہ ہی موافق کہیں ہوا ہے

مرے حضورؐ اب یہی تو غم ہے
بلائیں چوکھٹ پہ وقت کم ہے
میں دیکھ لوں پھر رُخِ مدینہ
عجب لگن ہے عجب صدا ہے

مجیدؔ کیسے ہو لب کشائی
لبوں پہ رودادِ دل ہے آئی
بس اک نظر ہو حضورؐ مجھ پر
ہیں آپؐ راضی تو پھر خدا ہے

صلی اللہ علیہ وسلم

سکون ذکر محمد صلی اللہ علیہ وسلم سے دل کو آتا ہے
جو آئے غم مری جانب وہ لوٹ جاتا ہے

جسے حضورؐ بلاتے ہیں باغِ جنت میں
وہی مدینے کی چوکھٹ کو چوم آتا ہے

حلیمہؓ سعدیہؓ اور آمنہؓ کا نوکر ہوں
درِ رسولؐ کا صدقہ ہی مجھ کو بھاتا ہے

زہے نصیب کہ کربل کا آئینہ ہے نجف
درِ رسولؐ کو یہ راستہ بھی جاتا ہے

نہیں حسینؓ سے بہتر نہیں حسنؓ سا امیر
مرا ضمیر تو مجھ کو یہی بتاتا ہے

تو اہل بیت کے پاؤں کی خاک ہے ٹھہرا
یہی مجیدؔ مدینے سے تیرا ناتا ہے

صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّم

آہ و زاری ہے رونا دھونا ہے
زندگی بن گئی کھلونا ہے

میرے آقاؐ کرم کی بارش ہو
خشک آنکھوں نے پانی ڈھونا ہے

بیج حُبِّ نبیؐ و طیبہ کا
دل کی بنجر زمیں میں بونا ہے

رات کٹ جائے یادِ مدنی میں
راحتیں سینے میں ڈبونا ہے

مَیں تو محبوبؐ کا ثناخواں ہوں
خاکِ طیبہ مرا بچھونا ہے

مجھ کو پہنچا دے رب مدینہ میں
اپنے دل کو وہیں پہ کھونا ہے

اُمّتی ہم بنے ہیں آقاؐ کے
اس سے بڑھ کر ہمیں کیا ہونا ہے

زندگی بھر مجیدؔ احمدؐ سے
ہم نے ہی فیض یاب ہونا ہے

ﷺ

دل ذکرِ محمد ﷺ سے مرا شاد ہوا ہے
اُجڑا ہوا گھر پھر سے یہ آباد ہوا ہے

جس ہاتھ نے تھاما ہے نبیؐ پاک کا دامن
کب وقت کے ہاتھوں سے وہ برباد ہوا ہے

روشن ہے مرے آقاؐ کی اُلفت سے جو سینہ
وہ ہجر کی ظلمت سے بھی آزاد ہوا ہے

اے کوچۂ جاناں ہے تو جنت سے بھی افضل
اب تیری محبت کا سبق یاد ہوا ہے

لگتا ہے کہ آتی ہیں مدینے سے ہوائیں
ان کو بھی ملائک سے یہ ارشاد ہوا ہے

یہ اُن کی محبت کا ثمر ہے کہ مجیدؔ اب
جو غم بھی تری جان سے اُفتاد ہوا ہے

ﷺ

بھنور میں ہے کشتی رکی یا محمد ﷺ
کنارے لگا دیں مری التجا ہے
حبیبِؐ خدا دستگیری کو آئیں
کہ چلتی نہیں اب موافق ہوا ہے

میں چہرے سے پردے کو کیسے ہٹاؤں
جو گزری ہے مجھ پہ وہ کیسے بتاؤں
بچا لیں ہمیں ظلم کی دل لگی سے
لبوں پہ مچلتی یہی اک دُعا ہے

مجھے پوچھتے ہیں زمن کے پجاری
کہاں زیست جیتی کہاں پہ ہے ہاری
جو یادِ نبیؐ مقتدر میں ہے گزری
وہی زندگی، زندگی سے سوا ہے

جفاؤں نے آنگن میں ڈیرے لگائے
قدم بے بسی نے ہیں گہرے جمائے
محبت نے چہرہ چھپایا ہے ہم سے
نہ اب تک ہُوا غم بھی دل سے جدا ہے

فلک تک صدائیں ہیں نعت و ثنا کی
ہیں باتیں نبیؐ کی ہیں باتیں خدا کی
خدا کی قسم ہے خدا کی عنایت
ابھی رحمتوں کی ہوئی ابتدا ہے

کٹھن زندگی کے ہیں دن اور راتیں
ہیں آہوں میں ڈوبی مرے من کی باتیں
مجیدؔ اب مدینے کی دہلیز پر ہی
نصیبوں کا ماتھا بھی جا کر جھکا ہے

صلی اللہ علیہ وسلم

تمنّا ہے میں بن کے خاک طیبہ میں بکھر جاؤں
نبیؐ اقدس کی رحمت کے سمندر میں اُتر جاؤں

عجب اس میں ہے کیا جب میرے رب کی ہوگی مرضی تو
مدینے میں رہوں زندہ مدینے ہی میں مر جاؤں

سنواری زندگی ہے آپؐ نے لاکھوں کروڑوں کی
نظر ہو مجھ پہ رحمت کی مرے آقاؐ سنور جاؤں

سنا ہے روزِ محشر سب نگاہیں ڈھونڈتی ہوں گی
پکاروں گا میں آقاؐ کو میرے آقاؐ کدھر جاؤں

تجلی گنبدِ خضریٰ رگِ جاں میں سمائی ہے
مدینے کی ملے گر چاکری تو یہ ہی کر جاؤں

مجیدؔ اب سر پہ سایہ ہے **محمد** ﷺ کی غلامی کا
اسی سائے کی نسبت ہو کے دُنیا سے امر جاؤں

ﷺ

میرے آقاؐ کے سوا اور حسیں کوئی نہیں
ارضِ طیبہ سے حسیں اور زمیں کوئی نہیں

روزنِ دل سے مجھے جھانک کے کہتی ہے فضا
اتنی پرنور زمانے میں جبیں کوئی نہیں

اُنؐ کی چوکھٹ سے کبھی خالی سوالی نہ گیا
میرے آقاؐ سی عطا اور کہیں کوئی نہیں

تذکرے اُنؐ کی شفاعت کے لبِ عام پہ ہیں
اُنؐ کے جیسی تو ثنا اور نہیں کوئی نہیں

مژدۂ جان فزا مجھ کو سناتی ہے ہوا
تیرے محبوبؐ محمد ﷺ سا امیں کوئی نہیں

جب مدینے کی طرف جائیں نگاہیں تو مجیدؔ
دل کہے اس سے حسیں خلدِ بریں کوئی نہیں

صلی اللہ علیہ وسلم

بس مؤدت کے سوا اور دعا مانگی نہیں
تیری چاہت کے سوا اور دعا مانگی نہیں

مانگنے والے تو بس مانگ لیا کرتے ہیں
اُن کی رحمت کے سوا اور دعا مانگی نہیں

دل میں ہے یادِ نبیؐ گوشۂ تنہائی میں
اُس محبت کے سوا اور دعا مانگی نہیں

ہادیٔ جن و بشر میرے نبیؐ پاک نبیؐ
دل کی راحت کے سوا اور دعا مانگی نہیں

روزِ محشر کے شفیعؐ سیّدیؐ مکیؐ مدنیؐ
بس شفاعت کے سوا اور دعا مانگی نہیں

جس سے آ جائے سکوں قلبِ محبت میں مجیدؔ
اس صداقت کے سوا کوئی دعا مانگی نہیں

صلی اللہ علیہ وسلم

جاوداں زندگی مسکراتی رہو
نعت لکھتی رہو یا سناتی رہو

اُنؐ کی رحمت مدینے میں لے جائے گی
عاشقوں کو یہی تم سناتی رہو

دردِ دل اس نظر سے نہ اوجھل رہا
غم مری زندگی کے چھپاتی رہو

جس زمیں پر مرے آقاؐ چلتے رہے
ناز اُس خاک کے تم اُٹھاتی رہو

تاجدارِ حرم کا نگر دیکھ کر
اپنی آنکھوں کو روشن بناتی رہو

جالیاں ہیں سبھی روضے پہ آقاؐ کے
ان کو آنکھوں میں اپنی بٹھاتی رہو

گر مجیدؔ آپ کو بھولے سے مل گیا
اس کو راہِ مدینہ دکھاتی رہو

صلی اللہ علیہ وسلم

ہاں سیرت کملیؐ والے کی
رہ جنت کی دکھلاتی ہے
جب ظلم کی آندھی چلتی ہے
ظلمت سے ہم کو بچاتی ہے

جب جبر کی باہیں پھیلیں تو
ہونٹوں پہ کھلیں آہیں تو
فریاد کریں جب مائیں تو
عافیت میں لے جاتی ہے

تاریک جو لمحے آتے ہیں
دن راتوں میں ڈھل جاتے ہیں
اپنے ہوں، غیر ستاتے ہیں
پھر دل کی آس بڑھاتی ہے

جب ہجر بسے میرے خوابوں میں
پڑ جائے جان عذابوں میں
گھِر جائے زیست سرابوں میں
آنکھوں میں نور بساتی ہے

غمگین فضا ہو جائے تو
اور باغ میں گل مرُجھائے تو
جب عقل میں کچھ نہ آئے تو
یہ رحمت بن کر آتی ہے

دکھ خوشیوں میں ڈھل جاتا ہے
جب یاد مدینہ آتا ہے
پھر سب کو مجیدؔ سناتا ہے
ہونٹوں پہ نعت سجاتی ہے

صلی اللہ علیہ وسلم

اپنی رحمت سے بھی محروم مجھے نہ کرنا
یا نبیؐ پیارے نبیؐ دل یہ کہے نہ کرنا

دل میرا وحشتِ دنیا سے بہت چُور ہوا
ہائے آنکھوں سے میری آنسو بہیں نہ کرنا

اپنی اُمّت کے نگہبان اے لج پال نبیؐ
پھر یہ محروم شفاعت سے رہے نہ کرنا

سامنا آپؐ کا عاصی یہ کریں کیسے حضورؐ
کیسے اب غیر کے ٹکڑوں پہ پلے نہ کرنا

ہم مدینے کو نصیب اپنا سمجھتے ہیں خدا
تم کبھی ہم کو مدینے سے پرے نہ کرنا

پھر پلٹ آئی ہے ٹکرا کے مدینے سے نظر
اب تو غم دردِ جدائی کا سہے نہ کرنا

رُخِ انور کی زیارت سے کبھی پہلے مجیدؔ
جسدِ خاکی کو مدینے سے پرے نہ کرنا

ﷺ

شہسواروں کی بات کرتے ہیں
جاں نثاروں کی بات کرتے ہیں

مال و زر جو لٹائیں آقاؐ پر
پیروکاروں کی بات کرتے ہیں

پھول کھلتے ہیں دیکھو طیبہ میں
ریگزاروں کی بات کرتے ہیں

آئے خوشبو عجب پسینے سے
آب پاروں کی بات کرتے ہیں

جن سے وابستہ زندگی ہے مری
غم گساروں کی بات کرتے ہیں

حُسن یوسفؑ بھی بھول جاؤ گے
اُن بہاروں کی بات کرتے ہیں

ماند جس پہ تجلی جنّت کی
ان نظاروں کی بات کرتے ہیں

وہ تو نورِ نبیؐ سے روشن ہیں
چاند تاروں کی بات کرتے ہیں

ذکرِ طیبہ سے چھڑتے جاتے ہیں
دل کے تاروں کی بات کرتے ہیں

عشق احمدؐ میں ڈوب جائیں مجیدؔ
کیوں کناروں کی بات کرتے ہیں

ﷺ

ہوں مشکل میں نہیں ہوتا گزارا
بنیں میرے نبیؐ میرا سہارا

نہ میری زیست غم میں ڈوب جائے
نہیں منجدھار میں ملتا کنارا

میں رستہ ڈھونڈ لوں طیبہ نگر کا
ملے اب آسرا مجھ کو خدارا

مرے آقاؐ ہیں رحمت ہر جہاں کی
ہوا قرآن سے یہ آشکارا

میں تلوے چوم لوں خیرُ البشرؐ کے
اگر ہو خواب میں اُنؐ کا نظارا

وجودِ مصطفیؐ سے بزمِ ہستی
فلک پر ضوفشاں ہر چاند تارا

مجیدؔ اسمِ محمد ﷺ کی بدولت
ہوا ہے فَیض یاب عالم یہ سارا

ﷺ

درِ رسولؐ سے نعمتِ تمام لیتا ہوں
مَیں صدقہ آپؐ کے گھر سے مدام لیتا ہوں

مجھے حضورؐ کے گلشن سے خوشبو آتی ہے
مَیں پھول لطف و کرم کے جو تھام لیتا ہوں

ضیاء بھی آ کے مرے صحن میں مچلتی ہے
حضورؐ پاک کا جونہی مَیں نام لیتا ہوں

زمانہ جب بھی مجھے تنہا چھوڑ دیتا ہے
زہے نصیب مَیں آقاؐ سے کام لیتا ہوں

زمانہ پوچھتا ہے کون ہیں تمہارے حبیبؐ
مَیں نام آپؐ کا خیرالانامؐ لیتا ہوں

نبیؐ کے نام سے خلدِ بریں منوّر ہے
مجیدؔ نام مَیں یہ صبح و شام لیتا ہوں

ﷺ

کاٹی ہے زندگی تو تری رحمتوں کے سائے
تیرا کرم ہے سارا کبھی میں نے غم نہ پائے

ہم جی رہے ہیں آقاؐ بس آپؐ کے سہارے
اب بے کسی کا بادل سر پر کبھی نہ چھائے

گر یاد مصطفیؐ کی ہوتی نہ ساتھ میرے
پھرتا میں پھر جہاں میں دکھ درد کو چھپائے

آنے کو ہے فلک پر وقتِ سحر کا تارا
اب چاند زندگی کا کہیں ڈوب ہی نہ جائے

اب وقتِ نزع ہے آیا لے جا خدا مدینے
شاید کہ خاکِ طیبہ مجھ کو گلے لگائے

بستی مجیدؔ دیکھی ہم نے جہاں میں طیبہ
ہر سمت ہے اُجالا کبھی شام ڈھل نہ پائے

صلی اللہ علیہ وسلم

غم کے آنسو مجھے رُلاتی ہے
جب مدینے کی یاد آتی ہے

اپنے دامن میں زندگی لے کر
یہ ہوا طیبہ ہی سے آتی ہے

کون کہتا ہے روح بھٹکتی ہے
یہ مدینے کی راہ پاتی ہے

جو رواں رہتی ہے مدینے میں
زندگی پھول بنتی جاتی ہے

اس پہ جنت کو پیار آتا ہے
خاکِ طیبہ تو دل لبھاتی ہے

یا نبیؐ آپؐ کے نواسوں کا
ساری دُنیا ہی صدقہ کھاتی ہے

ہے یہ دھرتی مجیدؔ رحمت کی
اس لیے میرے دل کو بھاتی ہے

ﷺ

طیبہ میں جا کے میں نے دیا اک جلا دیا
خود کو درِ رسولؐ پہ پھر سے گرا دیا

حلیہ مرا بگاڑنے آیا زمانہ تو
چہرے پہ خاک پاک کو میں نے سجا دیا

ہر شام شامِ غم میں بدل جاتی ہے میری
اشکوں نے پھر حضورؐ کو سب کچھ سنا دیا

حیرت سے دیکھتا ہوں میں اب جانبِ فلک
کس نے مصیبتوں کا ہے مرکز بنا دیا

چوکھٹ درِ رسولؐ پر ہے سرنگوں مجیدؔ
تجھ کو ترے حضورؐ نے جینا سکھا دیا

ﷺ

تارے فلک پہ اور زمیں پر غریب مَیں
نہ وہ قریب روضے کے نہ ہی قریب مَیں

دیکھا تھا ایک بار مگر جستجو تو ہے
ہوں منتظر بلاوے کا رب کے حبیبؐ مَیں

دن رات مَیں خیالوں میں رہتا ہوں طیبہ کے
حیرت زدہ یہ لوگ ہیں جیسے عجیب مَیں

بیٹھا ہوں اب تو موت کی دہلیز پر مگر
ہاتھوں میں ڈھونڈتا ہوں پھر اپنا نصیب مَیں

نظرِ کرم ہو حال پر اب تو مرے حضورؐ
بے کس ہوں بے سہارا ہوں اور ہوں غریب میں

کچھ بھی نہیں ہے نامۂ اعمال میں میرے
نہ زندگی مجیدؔ ہے نہ ہی نجیب میں

صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّم

میں تو مصطفیؐ کا غلام ہوں مری زندگی ہی کی بات ہے
کہ خیالِ آلِ رسولؐ میں کبھی دن کٹے کبھی رات ہے

مرے دل میں بیٹھی ہے آرزو چلی منزلوں کو ہے جستجو
دل روبرو ہے مدینے کے وہی روشنی مرے ساتھ ہے

سرِ عرش نظریں اُٹھاؤں کیا اے خدا تجھے میں بتاؤں کیا
مرے دل میں ہے وہی دل رُبا جو عظیم ہے جو حیات ہے

یہاں روشنی ہے مدینے کی ہے یہ خوشبو اُنؐ کے پسینے کی
جو خدا کو سب سے عزیز ہے، مرا آسرا وہی ذات ہے

رُخِ مصطفیؐ کی تجلی سے ہوئی ضوفشاں میری زندگی
کبھی ہجر میں کبھی وصل میں یہ مجیدؔ لکھتا ہی نعت ہے

صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّم

خوش ہوں نبیؐ کی آل کی اُلفت میں زندہ ہوں
خاکِ درِ رسولؐ کی نکہت میں زندہ ہوں

صدقے میں ہی حضوؐر کے ہے زندگی ملی
میں آمنہؓ کے لعلؐ کی رحمت میں زندہ ہوں

نظریں مدینے پاک میں لگتا ہے رہ گئیں
شہرِ رسولِ پاکؐ کی حرمت میں زندہ ہوں

ملتا ہے جو نصیب میں لکھ دیتا ہے خدا
میں تو نبیؐ کی آل کی خدمت میں زندہ ہوں

جاہ و جلال میری طلب ہی نہیں رہے
میں تو فقط حضوؐر کی مدحت میں زندہ ہوں

میرا مجیدؔ اُنؐ کے سوا آسرا نہیں
حُبِّ رسولِ پاکؐ کی نسبت میں زندہ ہوں

ﷺ

لاریب محمد ﷺ کی غلامی کا اثر ہے
سمٹا مرے دامن میں عطاؤں کا ثمر ہے

بن جاتا اگر میرا بدن خاکِ عرب سے
پھر کہتا کہ یہ آقاؐ کی اُلفت کا اثر ہے

کچھ مَیں ہی نہیں عالمِ افروز ہے عاشق
قربان مدینے پہ بھی ہوتا یہ قمر ہے

ﷺ

جی لوں اگر نصیب میں حُبِّ رسولؐ ہے
ورنہ تو ساری زندگی میری فضول ہے

کہتی ہے زندگی مجھے ان پر نثار ہو
دیکھو تو کتنی مہ جبیں آلِ رسولؐ ہے

کھلتے نہیں ہیں در کبھی رحمت کے اس طرح
روندا زمیں پہ جس طرح آقاؐ کا پھول ہے

کرتی ہے ناز ماتھے پہ جس کے زمین بھی
شیرِ خدا کا لاڈلا نورِ بتولؑ ہے

اک میں نہیں مجیدؔ یہ کہتا ہے ہر بشر
نازاں ہے جس پہ خلد وہ طیبہ کی دُھول ہے

سلام

اُنؐ کی عظمت کو اُنؐ کی ہمت کو ہم مسلماں سلام کرتے ہیں
مصطفیؐ آپؐ کی نبوت کو، ہم مسلماں سلام کرتے ہیں

اے رسالت کے تاجدار نبیؐ، ساری اُمت کے غمگسار نبیؐ
آپؐ کے در سے جو ملی اُلفت ہم مسلماں سلام کرتے ہیں

جو بھی آئے رسولؐ کے در پر، وہ ہی جاتا ہے جھولیاں بھر کر
یا نبیؐ آپ کی سخاوت کو، ہم مسلماں سلام کرتے ہیں

اس سے بڑھ کر ہے خوش نصیبی کیا، ہم نے دیکھا نہیں نبیؐ جیسا
قلب و جان و جگر کی راحت کو، ہم مسلماں سلام کرتے ہیں

جو یتیموں کو بھی غریبوں کو پیار کرتے ہیں خوش نصیبوں کو
یا نبیؐ آپؐ کی محبت کو ہم مسلماں سلام کرتے ہیں

پہنچے کعبے سے مصطفیؐ پیارے، بیت اقدس میں انبیاء سارے
یا نبیؐ آپؐ کی امامت کو، ہم مسلماں سلام کرتے ہیں

روزِ محشر ہے ڈرتا ہوں آقاؐ میں ندامت سے مرتا ہوں آقاؐ
مجتبیٰؐ آپؐ کی شفاعت کو، ہم مسلماں سلام کرتے ہیں

آ مجیدؔ ایک کام کرتے ہیں، ذکر کا اہتمام کرتے ہیں
سیدہ سعدیہؓ کی چاہت کو، ہم مسلماں سلام کرتے ہیں